## 126430 - اگر پرورش كرنے والے كے علاوہ نكاح ميں كوئى اور ولى نہ ہو

**سوال**

ميں ايك جوان مسلمان لڑكى ہوں جو ايك كافرہ ماں اور باپ كى منہ بولى بيٹى ہے، باپ كہتا ہے كہ وہ مسلمان ہے ليكن نہ تو نماز ادا كرتا ہے اور نہ ہى روزے ركھتا ہے، بلكہ رمضان المبارك ميں اعلانيہ طور پر دن كے وقت شراب نوشى كرتا ہے اور مجھے پردہ بھى نہيں كرنے ديتا، مجھے شادى كرنے سے بھى روك رہا ہے.
نہ تو ميں پردہ كر سكتى ہوں اور نہ ہى كفؤ اور مناسب رشتہ والے شخص سے شادى كر سكتى ہوں، اس وجہ سے مجھے زدكوب بھى كيا گيا ہے، اور جس علاقے ميں رہتى ہوں وہاں شرعى قاضى بھى نہيں، ميں جرمنى ميں رہتى ہوں.
ميں نےايك مسلمان شخص سے ايك مسجد امام مسجد اور اس كے دوست اور دو گواہوں اور ولى كى موجودگى ميں شادى كى، كيا اس كى ولايت مجھ سے ساقط ہو جائيگى، وہ ميرا والد نہيں اور نہ ہى ميں اپنے خاندان كو جانتى ہوں اس ملك ميں سوائے اس خاوند كے كوئى اور مسلمان ميرا نہيں ہے ؟

**پسنديدہ جواب**

الحمد للہ.

اول:

نكاح صحيح ہونے كے ليےشرط ہے كہ عورت كا ولى يا اس كى وكيل عقد نكاح كرے؛ كيونكہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" ولى اور دو عادل گواہوں كے بغير نكاح نہيں ہوتا "

اسے عمران اور عائشہ رضى اللہ تعالى عنہما سے بيہقى نے روايت كيا اور علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح الجامع حديث نمبر ( 7557 ) ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

اور ايك حديث ميں رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" جس عورت نے بھى اپنے ولى كى اجازت كے بغير نكاح كيا تو اس كا نكاح باطل ہے، اس كا نكاح باطل ہے، اس كا نكاح باطل ہے "

مسند احمد حدیث نمبر ( 24417 ) سنن ابو داود حدیث نمبر ( 2083 ) سنن ترمذی حدیث نمبر ( 1102 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر ( 2709 ) اسے صحیح قرار دیا ہے.

امام ترمذی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اس مسئلہ میں صحابہ کرام جن میں عمر بن خطاب اور علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل ہے:

" ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا " انتہی

عورت کا ولی اس کا باپ پھر اس کا دادا پھر اس کا بیٹا ( اگر اس کا بیٹا ہو ) پھر اس کا ماں اور باپ کی جانب سے بھائی پھر صرف باپ کی جانب سے بھائی، پھر بھائیوں کے بیٹے پھر اس کے چچا، پھر چچا کے بیٹے، پھر حاکم "

دیکھیں: المغنی ( 9 / 355 ).

لیکن آپ کی کفالت کرنے والا شخص یا جس شخص نے آپ کی پرورش کی اور منہ بولی بیٹی بنایا ہے وہ آپ کا نکاح میں ولی شمار نہیں ہوگا.

اس بنا پر جب آپ کو اپنے اولیاء کے بارہ میں علم ہی نہیں تو آپ کی شادی شرعی قاضی کریگا، اگر وہ نہ ہو تو اسلامك سینٹر کا چئرمین یا امام مسجد یا کوئی عالم دین یا مسلمانوں میں سے عادل شخص.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" جس عورت کا ولی نہ ہو اگر تو بستی یا محلہ میں حاکم کا نائب ہو تو وہ اسکی شادی کریگا، اور بستی کا نمبردار ، اور اگر ان میں کوئی ایسا امام ہو جس کی لوگ بات تسلیم کرتے ہوں تو عورت کی اجازت سے وہ شادی کر دیگا " انتہی

دیکھیں: مجموع الفتاوی ( 32 / 35 ).

اور ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر عورت کا ولی بھی نہ ہو اور حکمران بھی تو امام احمد سے مروی ہے کہ عورت کی اجازت سے کوئی عادل شخص اس کی شادی کر دےگا " انتہی

دیکھیں: المغنی ( 7 / 352 ).

اس بنا پر الحمد لله آپ کی شادی صحیح ہوئی ہے.

دوم:

آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ دین اسلام میں متبنی یعنی لےپالك اور منہ بولا بیٹا یا بیٹی بنانا حرام ہے، اور بچے کی نسبت اپنی طرف کرنی گویا کہ وہ اس کا بیٹا ہے یہ حرام ہے.

لیکن یتیم کی کفالت کرنا بہت عظیم اور اچھا عمل ہے اس کا اجروثواب بہت زیادہ ہے، لیکن اگر کفالت میں بچی ہو اور تو بچی بالغ ہونے کے بعد وہ اس شخص سے پردہ کریگی جو اس کی کفالت کر رہا تھا، کیونکہ وہ اس کے لیے اجنبی ہے.

لےپالك اور متنبی اور یتیم کی کفالت میں فرق معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر ( 5201 ) کے جواب کا مطالعہ کریں.

لیکن جس شخص نے آپ پراحسان کیا ہے آپ بھی اس کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آئیں، اور اس کا ادب و احترام کریں اور حتی الامکان اس سے رحمدلی اور نرمی کا برتاؤ کرنے کی کوشش کریں.

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو دین و دنیا کی سعادت و خوشی عطا فرمائے، اور آپ کے ایمان و اصلاح میں برکت دے.

واللہ اعلم .